

اہلسنت کا بے باک ترجمان

دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور، پاکستان



محمد فیض احمد اویسی رضوی

مدیر اعلیٰ صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

مدیر محمد فیاض احمد اویسی

مقام اشاعت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

دعوت ذکر کا سرگودھا میں عظیم الشان سالانہ اجتماع

اہل اسلام میں ذکر اللہ و ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عام کرنے والی تحریک دعوت ذکر کا سالانہ اجتماع 13 مارچ 2014 جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد پیر حامد شاہ سرگودھا میں ہوگا ملک کے مختلف شہروں سے اہل محبت قافلوں کی صورت میں شریک ہونگے۔ غازیٔ ملت عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب (انڈیا) محبوب اہلسنت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی (بہاولپور) شرکت فرمائیں گے جبکہ خصوصی نعت خواں محترم محمد بلال رضا المدنی قادری ہونگے اور بانی وامیر دعوت ذکر الحاج بابا جی محمد حنیف قادری مدنی اویسی رقت آمیز دعا فرمائیں گے۔ (نمائندہ)

غیرت مسلم کا ایک بار امتحان گستاخانہ خاکے؟

پیرس (ایکسپریس نیوز ۱۳ جنوری ۲۰۱۵ء)

گستاخانہ خاکے چھاپنے والے فرانسیسی میگزین چارلی ہیڈو نے اپنی روش نہ بدلی اور مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے اظہار رائے کی آزادی کے نام پر ایک مرتبہ پھر گستاخانہ خاکے شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق فرانس میں چارلی ہیڈو میگزین کی انتظامیہ اپنی گھٹیا اور بھونڈی حرکتوں سے باز نہ آئی اور ایک بار پھر کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے جارہی ہے، چارلی ہیڈو انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ کل شائع ہونے والے میگزین میں گستاخانہ مواد چھپے گا اور یہ میگزین پر حملے کے بعد شائع ہونے والا پہلا شمارہ ہوگا جو دفتر پر حملے سے متعلق ہوگا، اس سے پہلے میگزین میں گستاخانہ خاکے شائع ہونے پر تین حملہ آوروں نے میگزین کے دفتر پر حملہ کر دیا تھا جس میں 12 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ حملے کے بعد امید ظاہر کی جارہی تھی کہ میگزین انتظامیہ ہوش کے ناخن لیتے ہوئے مسلمانوں سے معافی مانگے گی لیکن چارلی ہیڈو میگزین نے حملے سے کچھ نہ سیکھا اور اپنی ہٹ دھرمی اور اسلام مخالف مہم جاری رکھتے ہوئے ایک بار پھر متنازع کارٹون شائع کرنے جارہا ہے۔ ادھر میگزین پر حملے کی رپورٹ فائل کرنے والے پولیس اہلکار نے خودکشی کرلی ہے۔ 45 سالہ پولیس آفیسر ہیلرک فریڈو نے خودکشی سے قبل حملے میں ہلاک ہونے والے ایک شخص کے لواحقین سے کئی بار انٹرویو کئے تھے۔

اخبار کے دفتر پر حملے کا ذمہ دار کون؟؟

پیرس (نیوز ڈیسک) فرانس کے متنازع جریدے چارلی ہیڈو کے شریک بانی نے کہا ہے کہ دفتر پر حملے اور عملے کی ہلاکت کا ذمہ دار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے توہین آمیز کارٹون چھاپنے والا ملعون ایڈیٹر ہے جو خود بھی حملے میں مارا گیا۔

1970ء سے جریدے کے ساتھ وابستہ 80 سالہ ہنری روسل نے ایڈیٹر سٹیفنے چاربونیئر کے میگزین کے فرنٹ پیج پر توہین آمیز خاکے چھاپنے سے متعلق 2011ء کے فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اُنہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی اُن کا کہنا تھا کہ وہ کارٹون چھاپنے سے منع بھی کر چکے تھے، خیال ہے کہ غیر ضروری سیکیورٹی رسک لیا تھا، یہ اشتعال انگیزی تھی اور ایک دن یہ اشتعال انگیزی ہمارے اپنے خلاف ہوگئی۔

اُن کا کہنا تھا کہ شروع سے ہی ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن یہی عمل ایک مرتبہ ستمبر 2012ء میں دہرا دیا گیا۔ یاد رہے کہ

جریدے کے دفتر پر حملے میں ملعون کارٹونسٹ سمیت 12 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

(روزنامہ پاکستان 15 جنوری 2015ء)

گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی (ترکی)

﴿انقرہ﴾ ترک وزیر اعظم احمد داؤد اوغلو نے پیغمبر اسلام کی شان میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی شدید مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور اس کے خلاف ہر سطح پر لڑا جائے گا۔

غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ترک وزیر اعظم نے یورپی یونین کے رہنماؤں سے ملاقات کے لئے برسلز روانگی سے قبل انقرہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ترکی پیرس میں ہونے والے حملوں کی شدید مذمت کرتا ہے لیکن ان حملوں کی آڑ میں پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور اس کے خلاف ہر سطح پر لڑا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کو اظہار رائے کی آزادی سے نہیں جوڑا جا سکتا، چارلی ہیڈو کے اس عمل سے عالم اسلام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور اپنے ملک میں پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کو ہر صورت روکیں گے۔

ترک وزیر اعظم نے واضح کیا کہ جس طرح پیرس حملے سے متعلق ترکی کا موقف واضح ہے اسی طرح مسلمان ہونے کے ناطے پیغمبر اسلام کی ناموس کے تحفظ کے لئے پر عزم ہیں اور کسی کو اپنے نبی کی شان میں گستاخی کی اجازت نہیں دے سکتے۔

واضح رہے کہ فرانسیسی ہفت روزہ میگزین چارلی ہیڈو نے گذشتہ روز گستاخانہ خاکے شائع کئے تھے جبکہ ترکی کے بعض اخبارات اور ویب سائٹس نے بھی چارلی ہیڈو کے شمارہ سے چند مضامین شائع کئے ہیں۔

(ایکسپریس نیوز ۱۵ر جنوری 2015ء)

قومی اسمبلی قرار دادِ مذمت

اسلام آباد: قومی اسمبلی نے فرانس کے ہفت روزہ میگزین چارلی ہیڈو کی جانب سے شائع کئے گئے گستاخانہ خاکوں کے خلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی۔

ایکسپریس نیوز کے مطابق وفاقی وزیر ریلوے خواجہ سعد رفیق کی جانب سے گستاخانہ خاکوں کے خلاف مذمتی قرارداد ایوان میں پیش کی گئی جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ قرارداد میں فرانسیسی ہفت روزہ میگزین چالی ہیڈو کی جانب سے گستاخانہ خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کی گئی جبکہ قرارداد کے متن میں کہا گیا ہے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے دنیا بھر میں بسنے

والے ایک ارب 70 کروڑ سے زائد مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور ایسے واقعات دہشتگردی اور تشدد کو فروغ دیتے ہیں اور اس عمل سے دہشتگرد فائدہ اٹھا سکتے ہیں لہٰذا کسی بھی مذہب کی توہین نہیں ہونی چاہیے۔ ایوان نے اقوام متحدہ، یورپی یونین اور او آئی سی سے مطالبہ کیا کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت روکنے کے لئے بھرپور اور موثر اقدامات اٹھائے جائیں کیوں کہ شعائر اسلام کی توہین برداشت نہیں کی جاسکتی۔ (ایکسپریس نیوز 15 جنوری 2015ء، جمعرات)

پیرس (نیوز ڈیسک) حال ہی میں چند شدت پسندوں کی جانب سے گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے فرانسیسی میگزین چارلی ہیڈو کے دفتر پر حملے کے بعد پوری دنیا میں مسلمانوں پر تنقید کا ایک طوفان برپا ہے۔ ان حملہ آوروں کے اقدام کو کئی مغربی دانشوروں کو اسلام کی بدنامی کے لئے استعمال کیا جارہا ہے اور ان خاکوں کا دفاع آزادی اظہار کے نام پر کیا جارہا ہے۔ 2011ء میں اس میگزین نے پہلی مرتبہ گستاخانہ خاکے شائع کئے تو پوری دنیا کے مسلمانوں نے احتجاج کیا لیکن میگزین کی جانب سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا سلسلہ رُکا نہیں۔ تاہم اس جریدے کی تاریخ کا ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آزادی اظہار کا حق صرف مسلمانوں کے خلاف ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بات کا ثبوت ''مورث سنے'' نامی فرانسیسی صحافی کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ میں موجود ہے۔ 2008ء میں فرانس کے ساتھ صدر نکولس سارکوزی کے بیٹے کی شادی ایک انتہائی امیر خاندان میں ہوئی تو ''سنے'' نے اس کو اپنے خاکوں میں طنز کا نشانہ بنایا۔ ان کارٹونوں اور مضامین پر ہنگامہ کھڑا ہوگیا کہ یہ یہودیوں کے خلاف ہیں اور ''سنے'' نے ان کے ذریعے یہودیوں کو نشانہ بنایا ہے۔ اس پر جریدے کے ایڈیٹر نے ''سنے'' سے مطالبہ کیا کہ وہ معافی نامہ لکھے یا نوکری سے فراغت کیلئے تیار ہوجائے۔ ''سنے'' نے معافی مانگنے سے انکار کردیا اور اسے نوکری سے برطرف کردیا گیا۔ بعدازاں ''سنے'' جریدے کے خلاف عدالت گیا، فیصلہ اس کے حق میں آیا اور اسے بھاری معاوضہ ادا کیا گیا۔ تاہم دوسری جانب اسے مسلسل مختلف یہودی تنظیموں کی جانب سے قتل کی دھمکیاں ملتی رہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسی آزادی اظہار ہے جو ایک کاروباری یہودی کا مذاق اڑانے کی اجازت تو نہیں دیتی لیکن اس کے سائے میں اربوں افراد کی ہردل عزیز شخصیت کا مذاق اڑانا جائز ہے؟ یقیناً یہ مسلمانوں اور اسلام کو بدنام کرنے کی ایک اور سازش ہے۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ ان خاکوں کے ذریعے مسلمانوں کو طیش دلایا جائے اور پھر ان کے ردعمل کو ثبوت بنا کر ان پر دہشت گرد کا لیبل لگا دیا جائے۔ (روزنامہ پاکستان ۱۱ جنوری ۲۰۱۵ء)

گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے میگزین پر ماضی میں کس معمولی سی بات پر پابندی لگائی گئی، آپ جان کر حیران رہ جائیں گے۔

پیرس (مانیٹرنگ ڈیسک) مغرب میں دہرے معیار کا یہ عالم ہے کہ اسلام کے خلاف ہر قسم کی شرانگیزی آزادی اظہار کی آڑ میں جائز ہے لیکن یہ شرانگیزی کرنے والی مطبوعات اگر اپنی اقدار اور اکابرین کے خلاف معمولی سی بات بھی کردیں تو سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ کچھ یہی حال فرانس میں حملے کا نشانہ بننے والے میگزین "چارلی ایبڈو" کا بھی ہے، اس کی مینجمنٹ کے تحت نکالے جانے والے ایک جریدے نے 1970ء میں فرانسیسی صدر چارلس ڈی گال کی وفات کے موقع پر محض ایک غیر سنجیدہ سرخی لگانے پر بند کردیا گیا۔

چارلس ڈی گال نے اپنے گاؤں کولمبے میں آخری سانسیں لیں۔ ان کی موت سے آٹھ دن قبل ایک نائٹ کلب میں حادثے کے باعث 146 لوگ ہلاک ہوچکے تھے اور میگزین کا خیال تھا کہ مقامی میڈیا نے اس کی خبریں غیر مناسب انداز میں شائع کی تھیں۔ اسی غیر ذمہ داری کا مذاق اڑانے کیلئے انہوں نے فرانسیسی صدر کی موت کو غیر سنجیدہ الفاظ ''کولمبے میں المناک رقص، ایک ہلاک'' میں بیان کیا۔ اس غیر سنجیدگی کی وجہ سے اسے بند کردیا گیا اور پھر اگلے 20 سال تک یہ منظر عام پر نہ آسکا، بالآخر یہ جریدہ ''چارلی ایبڈو'' کے نام سے دوبارہ منظر عام آیا یہی میگزین بار بار اسلام کے بارے میں توہین آمیز مواد شائع کرچکا ہے لیکن حکومت کی طرف سے کبھی اسے ایک لفظ تک نہ کہا گیا یہاں تک اس پر حملے کا واقع پیش آگیا جس میں 12 افراد ہلاک ہوئے۔ (روزنامہ پاکستان 11 جنوری 2015ء)

☆ سیرانی مسجد بہاولپور کے مخلص مقتدی حضرت سید زاہد علی شاہ قادری گذشتہ دنوں اللہ کو پیارے ہوئے۔

☆ چک نمبر ۲۳ ڈی این بی بہاولپور کے محترم چوہدری محمد اسلم اویسی کی والدہ محترمہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوئی۔

☆ چک کے امام حضرت مولانا حافظ فیاض احمد اویسی قادری کی چار سالہ بچی فوت ہوئی۔

قارئین کرام سے مرحومین کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے کون ہیں؟؟ کیا ہیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

از محمد فیاض احمد اویسی ایڈیٹر ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وہ مقدس، مطہر، منور، بابرکت، عظیم المرتبت، جلیل القدر گروہ ہے جو انسانیت کی اصلاح وفلاح کے لیے اللہ رب العزت نے مبعوث فرمایا جملہ انبیاء کرام علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو معبود برحق اللہ وحدہٗ لاشریک کی آشنائی وآ گاہی کے سنہری اصول ارشاد فرما کر اس کی عبادت کی لذتیں عطاء فرمائیں انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے۔ انبیاء کرام علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام انسانیت کے عظیم محسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ سچے مذہب اسلام میں کسی بھی مقدس نبی کی توہین بدترین کفر ہے۔ کسی نبی کی گستاخی ناقابل معافی مجرم ہے۔ جملہ علماء کرام، فقہاء امت، محدثین کا متفقہ فیصلہ وفتویٰ ہے کہ گستاخ نبوت واجب القتل ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبوب رب العالمین سید الانبیاء امام المرسلین ہیں آپ کے تصدق وتوسل سے کائنات کا وجود قائم ہے آپ ہی وجہِ تخلیق کائنات ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے اظہار کا سبب بھی آپ ہی کو قرار دیا حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

''اے محبوب آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا''

آپ کی ذات ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' ہے آپ کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی انسانیت کی تذلیل کے مترادف ہے اس وقت اسلام دشمن طاغوتی طاقتیں انتہائی گھٹیا پن کا اظہار کرتے ہوئے آئے دن منظم انداز سے اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کر کے امن وسلامتی کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے ڈنمارک یورپین ممالک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے بعد اب فرانس کے میگزین چارلی ہیڈو نے ایک بار پھر غیرت مسلم کو للکارا ہے سید الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ خاکے شائع کر کے کروڑوں اہل ایمان کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا گستاخی کرنے والے بدبخت کمینے انسانیت کے بدترین دشمن ہیں انہوں نے اس بے حیائی بے شرمی کا اظہار کر کے قہرِ خداوندی کو دعوت دی ہے عنقریب وہ اپنی عبرت ناک عاقبت دیکھیں گے۔ تاریخ انسانیت کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ گستاخی رسول کا مرتکب دنیا میں ذلیل وخوار رسوا ہوا۔ اس کی موت عبرت کا نشان بنی۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ توہین رسالت کرنے والے شیطان کا چہرا مسخ ہو جاتا ہے۔ قرآن مقدس کے علاوہ دیگر آسمانی کتب صحائف میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ توہین رسالت کا مرتکب شخص، کمینہ، بدبخت، جھوٹا، بدمزاج، بدزبان اور ولدالزناء ہے۔ صدیوں پہلے قرآن پاک کا چیلنج ہے کہ ''عُتُلٍّ بَعْدَ ذَالِکَ زَنِیْمٍ'' (یعنی محبوب خدا کی شان

اقدس میں گستاخانہ کلمہ بولنے والا بدگو ہر ہے)

آج میڈیکل چیک اپ کا دور ہے یہ بات انتہائی وثوق سے بطور چیلنج کہی جاسکتی ہے گستاخی رسول کا قبیح فعل کرنے والے ''ولدالزنا'' ہیں یورپین ممالک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکے شائع ہونے پر اس وقت پوری دنیا میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہورہے ہیں مسلمان کفن بردوش ہوکر کفار کو للکار رہا ہے کہ

میرے نبی (ﷺ) سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
بتلادو اِن دشمنانِ دیں کو غیرت مسلم زندہ ہے
ان پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

ہمارے وطن عزیز میں اسلامیان پاکستان گذشتہ کئی دنوں سے بھرپور احتجاج کررہے ہیں گذشتہ دنوں مرکز اہلسنت دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی بہاولپور سے ایک زبردست لبیک یارسول اللہ ریلی کا اہتمام کیا گیا جس میں نوجوان، بوڑھوں بچوں، خواتین وحضرات نے اپنے اپنے انداز میں غم وغصہ کا اظہار کیا۔لیکن ہمارے ملک کے صاحبانِ اقتدار کو کیا بلا سونگھ گئی تھی کہ وہ اتنے حساس، خالص غیرت والے معاملہ پر بھی عوام کے شانہ بشانہ احتجاجی ہڑتال میں شریک نہیں ہورہے۔بس اسمبلی میں ایک قرارداد پاس کرکے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کلمہ پڑھنے کا حق ادا کردیا جبکہ چاہیے یہ کہ عالمی سطح پر حرمت رسالت پر ایک قانون بنوانے میں پاکستان کے حکمرنوں ہراول دستہ کردار ادا کرنا چاہیے اور فی الفور گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک کے سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کئے جائیں مگر ہمارے مسلم حکمران اپنے شاہی محلات میں خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں نہ انہیں خوف خدا ہے نہ ہی شرم نبی۔یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر حکمران غیرملکی آقاؤں کی خوشنودی کے بجائے پیارے آقائے کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس پر اپنا سب کچھ نچھاور کردیتے تو یقیناً لاکھوں تاج وتخت ان کے قدموں میں ہوتے۔اب خیر اسی میں ہے کہ حکام بالا کرسی اقتدار کے نشہ میں مست رہنے کے بجائے عملی طور پر گستاخی کرنے والے ممالک سے فی الفور ہر طرح کے تعلقات ختم کرکے اپنی دنیا بہتر اور اپنی قبور روشن کریں۔اقتدار آنی جانی چیز ہے اصل اقتدار در رسول کی غلامی اور عظمت مصطفیٰ کی پاسبانی ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) گستاخی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاکوں کو شائع کیا جارہا ہے لیکن مسلم ممالک کے بے حس حکمران خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔غیور مسلمان یہ عہد کریں کہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک سے آنے والی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں تاوقتیکہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کو عبرت ناک سزا نہیں دی جاتی اور اپنا احتجاج جاری رکھیں۔

داعش کو جدید گاڑیاں کس نے دیں؟ یہ جان کر آپ کو یقین نہیں آئے گا

دمشق (نیوز ڈیسک) امن کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے امریکہ کے عزائم ہمیشہ مشکوک رہے ہیں اور اس کی تازہ ترین مثال اس کی داعش کے خلاف جنگ ہے۔ ایک طرف تو امریکہ نے اسی شدت پسند تنظیم کے خلاف فضائی حملوں کا آغاز کر رکھا ہے اور دوسری طرف درجنوں جدید ترین اور طاقتور ترین امریکی ٹرک داعش کے جنگجوؤں تک پہنچ چکے ہیں اور جنگجوان پر مشین گنیں اور دیگر اسلحہ لگا کر میدان جنگ میں جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔

عالمی میڈیا میں آنے والی تصاویر میں داعش کے جنگجو درجنوں جدید ٹرکوں کے قافلے لے جاتے دکھائے گئے ہیں۔ پہلے تو یہ معمہ بنا رہا کہ آخر جنگجوؤں کو یہ نئے نویلے ٹرک کہاں سے ملے ہیں مگر جب معمہ حل ہوا تو پتہ چلا کہ امریکہ کی طرف سے آئے ہیں۔ شامی صدر بشار الاسد کے خلاف لڑنے والے باغیوں کی تنظیم فری سیرین آرمی کے ایک مشیر اوبائی شاہ بانندر کا کہنا ہے کہ امریکہ کی طرف سے 43 ٹویوٹا ہائی لکس ٹرک باغیوں کو بھیجے گئے تھے مگر یہ ٹرک باغیوں کی بجائے داعش کے زیر استعمال ہیں تا حال اس بات کی کوئی وضاحت سامنے نہیں آئی کہ امریکی ٹرک داعش کے پاس کیسے پہنچے۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے بھی متعدد بار جدید ترین امریکی اسلحہ داعش کے پاس پہنچ چکا ہے مگر ہر بار اس سوال کا جواب سامنے نہیں آتا کہ امریکی امداد امریکہ کے دشمنوں کے پاس کیسے پہنچ جاتی ہے۔ (روزنامہ پاکستان 30 جنوری 2015)

داعش امریکہ اور دیگر مغربی ملکوں کی تخلیق ہے: چیچن صدر

داعش کا مقصد اسلام کو اندر سے کمزور، دنیا کو اسلام سے متنفر کرنا ہے

گروزنی (اے پی پی) چیچنیا کے صدر رمضان قادروف نے کہا ہے کہ شدت پسند تنظیم داعش امریکہ اور دیگر مغربی ملکوں کی تخلیق ہے۔ مقامی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے صدر قادروف نے کہا کہ امریکہ اور دیگر مغربی ملکوں نے اسلام کے خلاف خفیہ جنگ شروع کر رکھی ہے اور اس مقصد کیلئے انہوں نے داعش کی تخلیق کی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ مختلف رپورٹس سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ داعش کی سرگرمیوں کا مقصد اسلام کو اندر سے کمزور اور دنیا کو اسلام سے متنفر کرنا ہے لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ ممالک اپنے مذموم مقاصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے (روزنامہ دنیا، 8 فروری 2015)

ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور ہر انگریزی مہینے کی 15 تاریخ تک اگر آپ کو نہ ملے تو اپنے نزدیکی پوسٹ آفس اور پوسٹ مین سے رابطے کے بعد ہمیں آگاہ کریں۔

جو لمحے تھے سکوں کے سب مدینے میں گزار آئے دل مضطر وطن میں اب تجھے کیونکر قرار آئے

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی کا مدینہ منورہ کے سفر کا احوال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اما بعد! اللہ رب العزت نے پھر کرم فرمایا کہ مدینے کے بھکاری کو مدینے سے بلاوا آیا اس بار تھوڑی آمازئش ہوئی کہ سال بیت گیا مدینے کی حاضری کو تڑپ گیا تھا محترم علامہ الحاج غلام شبیر المدنی کے بھی بڑے ترلے کئے انہوں نے کوشش بھی بہت فرمائی مگر تاخیر ہوئی واللہ اعلم باعث تاخیر کیا ہوا یقیناً میرے گناہ ہی تو ہیں جو آڑے آجاتے ہیں ورنہ میرے کریم لجپال آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو سب کو بلاتے ہیں بہر حال نصیب بھلے ہوئے عمرے کا ویزہ لگ گیا۔

4 فروری 2015ء کو وایہ (Via) دبئی محترم رانا محمد وسیم صاحب نے سیٹ بک کرادی تو اسی روز شب خمیس عمرہ شریف کے ارکان ادا کئے ارادہ تھا 5 فروری صبح سویرے سوئے طیبہ روانہ ہو جاؤں مگر احباب کے اصرار پر ایک دن مزید مکہ مکرمہ میں حاضری رہی۔ 6 فروری بعد نماز جمعہ ہمارا قافلہ سوئے بطحاء روانہ ہوا شب ہفتہ تقریباً ۱۰ بجے کے قریب طیبہ کی پر کیف فضاؤں میں جا کر سانس لیا تو دکھی دلڑی کو قرار آگیا شہر محبوب کے پرنور نظاروں سے آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اپنے ہوٹل فندق المنار الفضی میں سامان رکھ کر محترم ملک محمد الطاف کلیار صاحب کے ہاں قصر برکاتی میں رات گذاری صبح 9 بجے کے بعد حرم نبوی شریف کے لیے روانہ ہوا قدم گناہوں کے بوجھ سے ڈگمگاتے گئے شارع ابوذر سے مسجد بخاری کی طرف بڑھائے تو حیرت ہوئی کہ فلک بوس عمارات کو بلڈوز کیا جارہا تھا مسجد ابی ذر (موقف نقل جماعی) بسوں کا اڈہ کے آگے شمال مشرق والے اشارہ سے بھی آگے تمام عمارات خالی پڑی ہیں رفتہ رفتہ انہیں گرایا جارہا ہے۔ سرکار کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ غیبی خبر کہ میری مسجد کا دروازہ احد پہاڑ کے میں جا کھلے گا آج ہم آنکھوں سے دیکھ کر عرض کر رہے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی

بہر حال مدینہ منورہ کی ان گرتی عمارات کو دیکھتے دیکھتے فقیر باب ابی ذر سے مسجد نبوی شریف جا کر داخل ہوا میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ جہاں رمضان المبارک میں اعتکاف فرماتے تھے وہاں پہنچ کر نوافل

شکرادا کئے کہ

الحمد میں پھر آیا سرکار کے قدموں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ نے پہنچایا سرکار کے قدموں میں

خیالات کی دنیا میں کھو گیا کہ مدینے میں کیسی کشش ہے کہ بار بار حاضری کے باوجود اس کی حاضری کی تڑپ بڑھتی رہتی ہے

کچھ ایسی کشش تجھ میں ہے اے شہر مدینہ گو حاضری سو بار ہو حسرت نہیں جاتی

اللہ کرے یہ تڑپ اور زیادہ ہو اپنے والد گرامی نور اللہ مرقدہٗ کے غیر مطبوعہ مسودہ ''مدینے کی یادیں'' سے یہ مضمون میرے ان پاکیزہ خیالات کی عکاسی کرتا ہے قارئین کرام اسے پڑھیں اور مدینے کی تڑپ میں اضافہ کریں۔

مدینہ منورہ

مدینہ منورہ ارض وسماوات کا وہ نگینہ ہے، جہاں ہر لمحہ اللہ کی رحمت کی رم جھم برستی رہتی ہے، مدینہ منورہ سے ایک مسلمان کا رشتہ ایمان وعقیدے کا ہے، قلب ونظر کا ہے، فکر وشعور کا ہے۔ صہیونی تحریک نے سب سے زیادہ کوشش یہ کی کہ مسلمان جو اپنے نبی سے محبت ولگاؤ کا والہانہ رشتہ رکھتا ہے وہ ٹوٹ جائے، اسی لیے ان کا حملہ گری صدی میں زیادہ تر سیرت کے ان پہلوؤں پر رہا جن سے محبت وعشق کے جذبات پروان چڑھتے ہوں، مغربی تہذیب (Western Civelizatio) کے مشاہدہ کے بعد علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ نے کہا تھا کہ مجھے مغرب کی چکا چوند اور فریب کاریوں کے سراب اس لیے دھوکا نہ دے سکے کہ میری آنکھ میں مدینہ منورہ کی خاکِ پاک کا سرمہ ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانشِ فرنگ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ ونجف

مدینہ ہجرت گاہِ رسول ہے، مدینہ محبت کی زمیں ہے، مدینہ فضل وعرفاں کا ایسا منبع ہے جہاں سے ایمان کو توانائی اور کائنات کو روشنی ملتی ہے۔ اس کا تعلق دماغ سے زیادہ دل سے ہے۔ تن سے زیادہ من سے ہے، اس کی عظمت کتابِ مبیں سے ظاہر ہے، کثیر احادیث وفرامین نبوی اس کی شان وعظمت میں موجود ہیں، فقیر یہاں اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''فضائل مدینہ منورہ میں ایک چالیس احادیث'' میں سے صرف چند احادیث نبوی کو پیش کرتے ہیں تا کہ فکر ونظر کا قبلہ درست ہو اور دانش فرنگ کے جلوے نگاہوں کی حیا نہ چھین سکیں، اور ایمان کی کھیتی میں بہار آ جائے۔

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مدینہ کے دونوں پتھروں کے درمیان ہے میری زبان پر حرم بنا دیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب حرم المدینة، حدیث ۱۸۶۹، الصفحة ۴۵۰، دار ابن کثیر دمشق بیروت)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یقیناً مدینہ منورہ مثل بھٹی کے ہے کہ خرابی (خباثت) کو دور کرتا ہے اور بھلائی عمدگی کو خالص کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب "فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ الخ"، حدیث ۴۵۸۹، الصفحة ۱۱۲۹، دار ابن کثیر دمشق بیروت)

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب المدینة تنفی شرارها، حدیث ۳۳۴۶، الصفحة ۶۴۴، دار الفکر بیروت)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے حکم دیا گیا ہے ایک ایسی آبادی کا جو تمام آبادیوں سے افضل و برتر ہے لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ منورہ ہے خبیث لوگوں کو وہ دور کردیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کردیتی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب فضل المدینة وانها تنفی الناس، حدیث ۱۸۷۱، الصفحة ۴۵۱، دار ابن کثیر دمشق بیروت)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ اسلام کا قبہ ہے اور ایمان کا گھر ہے، میری ہجرت گاہ ہے اور حلال و حرام کے نازل ہونے یا اس کے نافذ ہونے کی جگہ ہے۔

(المعجم الأوسط للطبرانی، حدیث ۵۶۱۸، باب المیم من اسمه محمد، الجزء الخامس، الصفحة ۳۸۰، دار الحرمین بالقاهرة)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت، حضور افضل الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اس بات کی استطاعت ہو کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں مرے کہ میں یقیناً اس کی شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم، باب ماجاء فی فضل المدینة، حدیث ۳۹۱۷، الصفحة ۸۷۹، مکتبة المعارف الریاض)

(مسند احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه، حدیث ۵۵۲۶،

الجزء الثالث، الصفحة ۲۵۷، دار الکتب العلمیة بیروت)

اس حدیث پاک کی ترجمانی میں مجدد مائتہ حاضرہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے بڑا عمدہ شعر نظم فرمایا ہے جس میں محبت وعقیدت کی پاکیزگی فکر ونظر کو متاثر کرتی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند　　　سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

شفاعت طلب کرنے والے صبح آتے ہیں شام آتے ہیں، صدیوں سے یہ سلسلہ جاری ہے، اور جاری رہے گا اس وقت تک جب تک کائنات کی نبض میں حرارت رہے گی، خورشید کی تابانی رہے گی، افق کا جمال رہے گا، آرزوؤں کی دنیا بجی رہے گی، امیدوں کے چراغ دلوں کے طاق پر روشن رہیں گے۔ مرجھائی کلیاں شمیمِ طیبہ سے کھلتی رہیں گی۔ سچ کہا ہے کسی نے مدینہ ایسا پاور ہاؤس ہے جہاں سے پوری کائنات کو روشنی اور توانائی ملتی ہے اور طیبہ کی خاک زندگی بخش ہے، اس سے محبت کے گلستاں میں بہاریں جلوہ کرتی ہیں، اس سے حریم دل میں لالہ وگل کھلتے ہیں، طیبہ کی خاک اہلِ دل مژگاں پہ سجاتے ہیں اور خاک بوسی طیبہ کی تمنا کرتے ہیں، یاد آیا کہ مواجہ شریف میں کئی صدیاں بیت گئیں یہ شعر لکھا ہے جو واقعی ہے اور ایمان افروز بھی۔

وَقَفْنَا عَلٰی اَعْتَابِ فَضْلِکَ سَیِّدِیْ

لِتَقْبِیْلِ تُرْبٍ حَبَّذَا لَکَ مِنْ تُرْبٍ

اے ہمارے کریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم آپ کی چوکھٹ پر کھڑے ہیں، آپ کے قدموں کی خاک چومنے کے لیے۔ کاش ہمیں آپ کے قدموں کی خاک بوسی کا موقع نصیب ہو۔

مدینہ منورہ کی شان ایسی کہ زبان گواہی دیتی ہے۔

آرزوئے کوچہ جاناں ہماری منزل ہے.......... جہاں جذبات جلا پاتے.......... اور مایوسی دور ہوتی ہے..........

متاعِ حیات کو شعور.......... فکر کو منزل کا سراغ ملتا.......... جیسے چمن کو بہار کا پتا.......... اور فکر اسفل کو پاکیزگی کا مژدہ..........

مدینہ منورہ کو شرف وعزت رسول کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدولت ملا اور یہ نام پاک بقول شخصے "یہ نام (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابر کرم کی طرح گنگا سے ٹیکس تک ہر جگہ برسا ہے" قرآن نے سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ (زمین کی سیر کرو) کی تعلیم دی ہے اس سے ایک طرف تو "عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ" سامنے آجاتی ہے اور دوسری طرف محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انفاس پاک اور زندگی بخش آثار کے حقائق روشن ہو جاتے ہیں۔ صبح ستاروں کی چھاؤں میں درود وسلام کا سلسلہ

شروع ہو جاتا ہے، اور وقت کا کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دنیا کے کسی گوشے میں صلوٰۃ و درود کے ہدیے نہ پیش کیے جاتے ہوں مدینہ منورہ میں ہر خطے کے لوگ اپنی روح کے ساز پر یہ نغمہ فرشتوں کی ہم نوائی میں رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور قائم قیامت پیش کرتے رہیں گے۔

ہماری جڑیں یورپ و امریکہ کے ایوانوں میں نہیں بلکہ طیبہ کی گلیوں میں ہیں۔ جب تک دل کا تعلق طیبہ کی خاک سے جڑا رہا مسلمان جہاں بانی کرتے رہے۔ صدیوں تک دنیا کے معلم بنے رہے۔ علم وفن کی دنیا میں رنگ و روشنی بکھیرتے رہے۔ جن اقوام کے پاس تاریخ کا گوشہ تاریک ہے وہ تاریخ ایجاد کرتی ہیں اور یوں اپنا راستہ بناتی ہیں۔ GeorgeWashington ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تاریخ کے حوالے ایک استعارہ بن گیا مگر اپنی تاریخ گری کا نقش چھوڑ گیا۔ مگر ہم اپنی ہی تاریخ سے بیگانے ہو بیٹھے اور اپنی جڑیں مغرب کے اندھیروں میں تلاش کر رہے ہیں، اب بھی وقت ہے، جاگ جائیں، یقیناً طیبہ سے ہوائیں چلیں گی اور دل کی کلیاں کھلیں گی۔

ساکنانِ مدینہ سائبان کرم میں رہتے ہیں

ساکنانِ مدینہ سائبان کرم میں رہتے ہیں اہل مدینہ کو مدینہ کا شہری ہونے کے باعث بے پناہ فضیلت حاصل ہے۔ یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کے شب و روز کا ہر لمحہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادرِ رحمت کے سائے میں گزرتا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا حصار انہیں اپنے دامنِ عطاء و بخشش میں چھپا لیتا ہے۔ اہل مدینہ کو بتقاضائے بشریت اگر کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اس پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں اور حرف شکوہ زبان پر نہیں آنے دیتے تو ایسے اہل مدینہ کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جو شخص مدینہ منورہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا قیامت کے روز میں اس شخص کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ والصبر علی لأوائها، حدیث ۳۳۳۵، الصفحۃ ۶۴۲، دار الفکر بیروت)

اہل مدینہ سے برائی کرنا تو درکنار برائی کا ارادہ کرنے والے کو بھی جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اس شہر والوں (یعنی اہل مدینہ) کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے (دوزخ میں) اس طرح پگھلائے گا

جیسا کہ نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب من اراد أهل المدينة بسوءٍ الخ ،حدیث ۳۲۵۰، الصفحة ۶۴۴، دارالفكر بيروت)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر دلنواز مدینہ منورہ کے رہنے والوں کا ادب واحترام بھی آپ کی نسبت وتعلق کی وجہ سے لازم ہے جو ایسا نہیں کرے گا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔

انتباہ﴾ ان وعیدات سے نجدیوں کو سوچنا چاہیے جنہوں نے صرف اقتدار کی لالچ میں انگریز کے ساتھ ساز باز کر کے حجاز مقدس حرمین شریفین کی پاکیزہ گلیوں میں خون کی ہولی کھیلی اہل مدینہ اور اہل مکہ کو تہ تیغ کیا اہل مدینہ کو یزیدی دور یاد آ گیا جب اس منحوس نے اہل مدینہ کو قتل عام کرایا عفت مآب خواتین عصمت دری میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ یاد رہے موجودہ حکومت نجدیوں کی ہے ان کے سارے کارندے نجد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ میں جب شاہی خاندان کا کوئی بندہ مرتا ہے تو اسے ریاض (دارالحکومت) لے جاتے ہیں۔ دنیا والوں کو باور کراتے ہیں کہ ہم حجازی نہیں بلکہ نجدی ہیں کوئی شخص اس گمان میں نہ رہے کہ نجدیوں کا مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ سے تعلق ہے۔

ایمان کی جائے پناہ مدینہ ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ایمان سمٹ کر مدینہ طیبہ میں اس طرح داخل ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں داخل ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجة،، كتاب المناسك، باب فضل المدينة، حديث ۳۱۱۱، الجزء الرابع، الصفحة ۵۴۵، دار الجيل بيروت)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایسا کرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اللہ کے سامنے اس کی شہادت دوں گا۔

(سنن ابن ماجة،، كتاب المناسك، باب فضل المدينة، حديث ۳۱۱۲، الجزء الرابع، الصفحة ۵۴۵، دار الجيل بيروت)

گذشتہ کئی سالوں سے فقیر کا معمول ہے کہ مغرب کے بعد باب مکہ کے باہر بجانب قبلہ کچہری سجاتے ہیں سارے دوست جمع ہوتے ہیں چائے کا دور چلتا ہے۔ سامنے نور برساتا جگمگاتا گنبد خضریٰ ہوتا ہے پھر عشاء کے بعد لنگر شریف بھی یہیں کھاتے ہیں محترم حافظ غلام سرور بہاولپوری لنگر کے نگران ہوتے ہیں امسال تو محترم حضرت مولانا حافظ منیر احمد سعیدی

(باغ و بہار خانپور کٹورہ) کے احباب نے بھی گاہے گاہے لنگر شریف کا اہتمام کیا روزانہ گنبد خضریٰ دیکھ کر ہماری آنکھوں میں نور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ احباب ایک دوسرے کی قسمت پر رشک کر کے کہتے ہیں کہ کیا شان ہماری ہے کہ پاکستان میں جس گنبد خضریٰ کا تصور ہمارے خوشیوں کا سبب تھا آج وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے الحمدللہ جسے تکتے تکتے ہم تھکتے نہیں ہیں۔ فقیر نے گنبد خضریٰ شریف کے حوالے سے چند سطور لکھی ہیں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ ہر مسلمان کو زندگی میں زیارت روضہ اقدس سے بہرہ مند فرمائے۔

گنبد خضراء

گنبد خضرا کروڑوں اہل ایمان کے قلوب اور ارواح میں رچا بسا ہے کیوں کہ یہی وہ مقام ہے جو ہم گنہگاروں اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک رابطے کی علامت ہے۔

☆ گنبد خضراء شریف جس کی ضیاء پاشیوں سے کائنات روشن ہے، جس کی ہریالی سے عالمِ رنگ وبُو کا سبزہ قائم ہے، جس کے تصور سے قلبِ مسلم کی دھڑکن وابستہ ہے۔

☆ وہ گنبد خضراء جس میں محبوبِ خدا، سرورِ انبیاء، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تختِ نبوت پر تشریف فرما ہیں اور اپنے دستِ اقدس سے اللہ رب العزت کے دیئے ہوئے انعامات کائنات کی ہر مخلوق میں تقسیم فرما رہے ہیں۔ اہلِ قلب ونظر سے پوچھئے کہ سنہری جالیوں کے سامنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جھولیاں پھیلائے کھڑے ہیں، سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تو قدمین شریفین میں اب بھی زائرین کے در سماعت پر یہ صدا دیتے ہیں کہ

ذرا سی بے ادبی کی تو عمر بھر کا سرمایہ گیا

☆ یہ گنبد خضراء جس کا دیکھنا اہلِ ایمان کی تسکین ہے۔ جس کی زیارت کی آرزو میں آٹھوں پہر نہ جانے کئی لاکھ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور کتنے دل تڑپتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اس محترم ومکرم گنبد خضرا کی تاریخ اگر چہ زیادہ پرانی نہیں لیکن آج کے دور میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت ہے، اسلئے اس کے دیدار کی خواہش میں ہم سب کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں اور اس گنبد خضرا کو اب اسلام کا علامتی نشان تصور کیا جانے لگا ہے۔

بغداد شریف کے سفر میں ان کی یادیں ہمارے ہم سفر رہیں

☆ ۸ فروری 2015ء اتوار کو ریاض احمد چشتی (کامونکی گوجرانوالہ) مسجد نبوی شریف باب مجیدی سے اندر جاتے ہوئے پہلی چھتریوں کے نیچے ملے جو بغداد شریف سے ہوتے ہوئے مدینہ شریف حاضر ہوئے ہیں کہہ رہے تھے کہ بغداد شریف

میں حضور فیض ملت کا تذکرہ رہا۔ جو احباب بغداد و شام میں ان کے ہم سفر تھے ان میں کچھ احباب اس بار ہمارے ساتھ بھی تھے ہمارا قافلہ جس بھی مقدس مقام پر حاضر ہوتا تو ساتھی کہتے کہ یہاں بھی حضرت اویسی صاحب حاضر ہوئے تھے انہوں نے ہماری بہت رہنمائی فرمائی۔ حضور سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے دربار گوہر بار میں حاضری کے وقت احباب نے کہا کہ حضرت اویسی صاحب یہاں بڑے باادب انداز میں حاضر ہوتے بلکہ حاضرین انہیں دیکھ کر حاضری کا طریقہ سیکھتے۔

هم بچپن میں جمعہ ان کے ہاں ادا کرتے تھے

آج ہی بعد نماز عصر کرنل ڈاکٹر حضرت محمد سرفراز سیفی صاحب (راولپنڈی) سے مسجد نبوی کے اندر چھتریوں کے نیچے گنبد خضریٰ شریف کے سامنے ملاقات ہوئی مختلف ممالک سے سلسلہ سیفیہ کے خلفاء ان کے ہمراہ تھے فقیر بھی ان کے ساتھ ہم مجلس ہوا ہم سب کی آنکھیں گنبد خضریٰ کو دیکھ کر منور تھیں دل کی تشنگی دور ہو رہی تھی روح تسکین پا رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب فقیر کی طرف اشارہ کر کے گویا ہوئے یہ حضرت علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے ہیں جو بہت بڑے عالم دین اور کثیر التصانیف محقق تھے۔ کہنے لگے کہ ہمارا آبائی گھر بہاولپور میں ہے میرے والد صاحب ڈی ایس پی تھے وہ ہمیں نماز جمعہ کے لیے سیرانی مسجد لے جایا کرتے تھے ہم بچپن میں حضرت اویسی صاحب کی تقریر سنتے تھے ان کا بیان زیادہ عقائد کی پختگی پر ہوتا تھا آج الحمدللہ ہمارا عقیدہ مضبوط ہے یہ اویسی صاحب کے بیانات کی تاثیر ہے۔ مزید کہنے لگے کہ حضرت اُویسی صاحب بہت بڑے عالم دین ہو کر بہت ہی سادہ مزاج ملنسار تھے ہر عام و خاص سے پیار کرتے تھے۔ میں جب بھی انہیں ملتا تو مجھے بہت زیادہ پیار دیتے تھے ان کی شفقتیں مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھیں بھر آئیں فقیر بھی اپنے آنسو کو ضبط میں نہ لا سکا کہ روضۂ محبوب کریم روف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جب ان کے غلام کا ذکر آیا تو اک عجیب سی حالت ہوئی، دل سے صدا آئی کہ سچی لگن ہو تو مزار چاہے بہاولپور میں ہو

''دربار کی روشنی سے ان کی یادوں کے چراغ ہر جگہ منور رہتے ہیں''

ہم بچھڑے پھر مدینہ منورہ کی گلیاں میں گلے ملے

☆10 فروری ۲۰۱۵ء شب منگل ایک بجے فقیر مواجہہ شریف پر عاجزانہ سلام عرض کر کے حرم نبوی شریف سے واپس اپنی رہائش گاہ فندق المنار الفضی (شارع شہداء احد) جا رہا تھا کہ غربی جانب ایک سڑک کے کنارے تین افراد بیٹھے نظر آئے فقیر کو گمان ہوا کہ ان میں محترم الحاج محمد احمد قادری (مینجنگ ڈائریکٹر کاروان اسلامی کراچی) ہیں فقیر اپنے فندق کے بجائے اس سڑک کی جانب مڑ گیا قریب جا کر دیکھا تو گمان یقین میں بدل گیا ہم بچھڑے پھر مدینہ منورہ کی گلیاں میں خوب گلے ملے تو اپنے حضور والد گرامی حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ حجاز مقدس کے مبارک اسفار یاد آئے محمد احمد بھائی

کہنے لگے کہ آج حضرت صاحب (حضور فیض ملت) کی بہت یاد آرہی تھی سفر مدینہ میں قدم قدم پر ان کی رہنمائی ان کی دعائیں ہماری زندگی کی متاع عزیز ہیں کہنے لگے وہ ویسے تو یاد رہتے ہی ہیں مگر مدینہ منورہ کا مبارک سفر ان کی یادوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ احمد بھائی نے کل صبح (11 فروری کو) پاکستان جانا ہے طے پایا کہ ابھی حضور سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی جائے تو اسی وقت گاڑی کی اور رات کے آخری حصہ کے شروع ہوتے ہی ہم بھکاری جھولیاں پھیلائے امیر مدینہ کے دربار گوہر بار میں جا پہنچے جنت کی بھینی بھینی خوشبو نے ہمارا استقبال کیا ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے اک ماحول بنا رکھا تھا فضاء معطر تھی مطوعے و شرطے غائب تھے ہم گنتی کے چند آدمی تھے قدموں کے جانب جا کھڑے ہوئے فاتحہ و درود اور سلام عقیدت کے بعد داستان دل خوب رورو کر سنائی تو کریم ابن الکریم کو دکھڑے سنانے کا مزا آگیا پھر حاضری کی درخواست پیش کی جدول بھی عرض کیا یقیناً منظور ہو گیا..................

میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کی مدینہ منورہ بار بار حاضری حضور سید الشہداء کی مرہون منت ہے۔ آج فقیر بھی انہیں کی یادیں لیکر عرض گذار ہے کہ

اک بھکاری بھی کھڑا ہے آپ کے دربار کے پاس

خوب خواب

آج 11 فروری منگل بعد عصر مسجد نبوی شریف کے بابِ بلال میں مولانا محمد یوسف المدنی سعیدی (چاچڑاں شریف) حال مقیم مدینہ منورہ فقیر کو دور سے دیکھ کر قدم تیز تیز بڑھاتے ہوئے آن ملے ہم داخل مسجد ہوئے خیر و عافیت کے بعد کہا کہ حضرت (حضور فیض ملت) کی اکثر خواب میں زیارت ہو جاتی ہے۔ کہا چند دن پہلے انہیں خواب میں اس حال میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف کے باب البدر کے باہر مجمع کثیر ہے اور حضرت اویسی صاحب وعظ کر رہے ہیں۔ مولانا محمد یوسف نے مسجد نبوی کے اندر یہ خواب سنا کر کہا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق تھے اگرچہ ان کا مزار بہاولپور میں ہے مگر ان کی روح ہمیشہ مدینہ منورہ کی حاضری میں ہے کیونکہ انہیں مدینہ منورہ کی حاضری بہت محبوب و مرغوب تھی اکثر فرمایا کرتے تھے

لوکاں دیاں لکھ ٹھاراں ساڈی ٹھار مدینہ اے

سبع مساجد، غزوہ خندق

۵ ہجری میں غزوہ خندق کا واقعہ پیش آیا، اس جنگ میں کفار کی تعداد ۱۲ ہزار سے ۱۵ ہزار تک تھی، جبکہ مسلمان صرف ۳ ہزار تھے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خندق کی کھدائی کا حکم دیا

اور خود بنفسِ نفیس آپ کھدائی میں شریک رہے ایک ماہ کفار کے ساتھ آمنا سامنا رہا۔ بالآخر مسلمانوں کو اللہ کے فضل و کرم سے فتح نصیب ہوئی۔ آج شب بدھ ہم نماز عشاء کے بعد قاری حبیب اللہ افغانی (سابق مدرس جامعہ اویسیہ بہاولپور) کے ہمراہ مسجد نبوی شریف سے پیدل مقام خندق پہنچے پہلے ہم نے مسجد بنی حرام کی زیارت کی یہ مسجد محلہ بنی حرام میں اس جگہ واقع ہے جہاں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا گھر تھا پھر مسجد ابوبکر، مسجد فتح میں نوافل ادا کئے۔

جب کرم ہوتا ہے تو حالات بدل جاتے ہیں

ایک سچے عاشق کا واقعہ

☆ آج ۲۵ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ 14-2-14 ہفتہ کا دن مدینہ منورہ کا موسم نہایت ہی خوشگوار ہے۔ فقیر حسب معمول ۱۲ بجے دن بیدار ہوا تیار ہو کے حرم شریف حاضری ہوئی نماز ظہر کے بعد خواجہ آباد شریف کے چشم و چراغ حضرت علامہ پروفیسر علم الدین شاہ صاحب باب مجیدی میں ملے تو ہماری وہیں پہ محفل سج گئی انہوں نے مدینہ منورہ سے وابستہ بہت ہی خوبصورت یادیں سنائیں۔ فقیر اپنے فندق واپس آیا تو اپنے قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کا سنایا ہوا ایک واقعہ یاد آیا آپ اکثر سنایا کرتے تھے قارئین کرام کے ذوق کے نذر ہے۔ فرماتے تھے کہ

کتیانہ جونا گڑھ اسٹیٹ انڈیا میں ایک (مستری) سنگ تراش رہا کرتا تھا جو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوانہ تھا درود پاک سے اسے محبت تھی درود شریف کی مشہور کتاب "دلائل الخیرات" اسے زبانی یاد تھی اسکا معمول تھا ایک جب بھی کوئی پتھر تراشتا تو اسکا ایک باب پڑھتا ایک بار حج کے موسم میں قافلے مدینے کی طرف رواں دواں تھے تو اسکی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا ایک رات جب سویا تو دل کی آنکھیں کھل گئیں کیا دیکھتا ہے کے مدینے کے پاس حاضر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جلوہ فرما ہیں سبز گنبد کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے اور مینار بھی نور برسا رہے ہیں مگر ایک مینار کا کنگرہ شکستہ تھا اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک کو جنبش ہوئی اور الفاظ یوں ترتیب پائے "دیوانے وہ دیکھوں ہمارے مینار کا ایک کنگرہ ٹوٹ گیا ہے تم ہمارے مدینے میں آؤ اور اس کنگرے کو از سر نو بنا دو" جب آنکھ کھلی تو کانوں میں کلمات گونج رہے تھے مدینے کا بلاوا آ چکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں میں آنسو آئے میں تو بہت غریب ہوں میرے پاس حجاز مقدس کے زاد سفر کہاں؟ لیکن عشق نے ہمت دی آرزو نے دلاسہ دیا کے تمہیں تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا ہے تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو چنانچہ دیوانے نے رخت سفر باندھا اوزار کا تھیلا کندھے پر چڑھایا اور "پور بندر" کی بندرگاہ کی طرف چل پڑا ادھر "پور بندر" کی بندرگاہ پر سفینہ مدینہ تیار کھڑا تھا مسافر پورے ہو چکے تھے مگر عجیب تماشا تھا کے کپتان کی کوشش کے باوجود سفینہ چلنے کا نام نہ لیتا تھا اتنے میں جہاز میں سے کسی کی نظر دور سے جھومتے ہوئے آتے دیوانے پر پڑی لوگ سمجھے

کے شاید ایک مسافر رہ گیا تھا جہاز گہرے پانی میں کھڑا تھا دیوانے کو لینے کے لیے ایک کشتی آئی دیوانہ اس کشتی کے ذریعے جہاز میں سوار ہو گیا اسکے سوار ہوتے ہی جہاز جھومتا ہوا مدینے شریف چل پڑا نہ اس سے کسی نے ٹکٹ مانگا نہ اس کے پاس تھا بلاخر دیوانہ مدینے پہنچ گیا۔

اب دیوانہ جھومتا ہوا روضہ پاک کی طرف چلا جا رہا تھا کچھ خدامِ حرم کی نظر دیوانے پر پڑی تو پکار اٹھے "ارے یہ تو وہی ہے جسکا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے دیوانے نے اشکبار آنکھوں سے سنہری جالیوں پر حاضری دی پھر باہر آ کر خواب میں جو جگہ دکھائی گئی تھی اسکو دیکھا تو واقعی ایک کنگرہ شکستہ تھا اپنی کمر میں رسی بندھوا کر خدام کی مدد سے دیوانہ گھٹنوں کے بل اوپر چڑھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ ہو تو عاشق گنبد و مینار پر جانے کی جرات تو کجا ایسا کرنے کے لیے سوچ بھی نہیں سکتا اور حسب الارشاد کنگرہ از سر نو بنایا واہ رے دیوانے ،دیوانے کی خوش بختی جب دیوانے کی بے تاب روح نے سبز گنبد کا قرب پایا تو بے قراری اور اضطراب بے حد بڑھ گیا دیوانہ کام مکمل کر چکا تھا اور اب اسے نیچے آنا تھا لیکن اسکی روح مضطر نے لوٹنے سے انکار کر دیا جب دیوانے کا وجود نیچے آیا تو دیکھنے والوں کے کلیجے پھٹ گئے کیوں کہ دیوانے کی روح تو کبھی کی سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہو چکی تھی دیوانہ دم توڑ چکا تھا.....

جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے　　　جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی

☆ آج شب اتوار الحاج محمد امجد چشتی (کامونکی) مسجد نبوی شریف کے باب مجیدی کے آگے ملے فرمایا کہ ایک سال ہمارے ملک پاکستان کی ائیر سروس "باکمال لوگ لاجواب سروس" پی آئی اے نے اپنی دیرینہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے عمرہ کا ویزہ کھلتے ہی کرایہ بڑھا دیا اس موقعہ پر میرا حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ سے رابطہ ہوا تو میں نے کرایہ کی صورت حال عرض کی فرمانے لگے ہمیں خود کو بیچنا پڑا تب بھی مدینہ شریف ضرور جائیں گے۔

مدینہ منورہ کے بدلتے موسم

آج سے دو دن قبل مدینہ منورہ میں گرمی تھی ہم اپنے رہائش گاہ سے حرم نبوی شریف جاتے تو پسینہ آجاتا مگر یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ شب جمعۃ المبارک اور آج دوسری شب ہفتہ ٹھنڈی یخ بستہ ہوائیں چل رہی ہیں۔ فقیر ابھی ۹ بجے اپنے فندق سے باہر آیا تو ہوا کے تیز جھونکوں نے گرم شال لینے پر مجبور کر دیا سردی سے تھر تھراتا باب جبرائیل باب النساء بقیع شریف کی طرف سے گنبد خضریٰ کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کیں اپنی بیٹھک باب مکہ کے سامنے ستون تو جگمگ کر رہے ہیں مگر نہ حافظ غلام سرور صاحب ہیں نہ ہی دیوانہ بابا...... معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ سردی سب کو حرم کے اندر یا اپنے گھروں کو لے گئی فقیر نے نمازِ عشاء بھی بابِ مکہ سے داخل ہو کے اندر مسجد نبوی شریف میں ادا کی باہر آیا تو سبز گنبد کا نظارہ کر کے اپنے

حضور قبلہ والد گرامی (حضرت فیض ملت) نور اللہ مرقدہٗ کی بات یاد آئی مدینہ منورہ کے بدلتے موسم میں فرماتے تھے کہ ''دیکھا ابھی چند روز قبل سردی تھی اب گرمی پھر ہوائیں یہ موسم بھی ویزے لگوا کے حاضری کے لیے حاضر بارگاہ ہوتے ہیں''

واہ واہ سبحان اللہ ایک کروڑ درود شریف کا نذرانہ

دبئی سے محترم حافظ محمد اویس اُویسی نے ایک کروڑ درود شریف کا نذرانہ فقیر کے ملک کیا تو فقیر نے اپنے فندق کے آفس میں اہل مدینہ کی موجودگی میں محترم علامہ غلام شبیر المدنی سے دعا کی درخواست کی انہوں نے درود پاک کا ایک کروڑ پڑھنے والے جملہ اویسی برادران کے حق میں دعا کی۔

حضرت دلبر سائیں ملے تو یاد آیا

21 فروری کو ہفتہ کے روز بعد ظہر سندھ کے معروف عالم دین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد کرم اللہ الٰہی دلبر سائیں زیب سجادہ درگاہ فضل آباد ماتلی مسجد نبوی شریف کے اندر اپنے اعتکاف کی جگہ (چھتریوں کے نیچے) قرطاس وقلم سنبھالے ہوئے ملے وہیں پر گنبد خضریٰ شریف کے سامنے ہماری نشست سج گئی فقیر نے عرض کیا آپ مدینے شریف کے جلوؤں میں چھپے رہتے ہیں تو اپنا بستہ کھول کے دیکھایا اُس میں سندھی زبان میں بہت سے موضوعات پر ان کا تحریری کام ہے یہ دستہ جو فقیر کے پیش نظر ہے یہ پانی کے متعلق کافی معلوماتی مضمون ہے فقیر چونکہ شویا شویا سندھ پڑھ سکتا ہے چند اوراق دیکھے پانی کے متعلق حیرت انگیز معلومات تھیں فرمانے لگے کہ ارادہ ہے تین ماہ مدینہ منورہ میں رہ کر تصنیفی کام مکمل کروں کیونکہ پاکستان میں محافل رتقریبات میں بیانات سے فرصت ہی نہیں ملتی کہ تحریری کام کیا جائے جبکہ تصنیف کے لیے یکسوئی ضروری ہے۔ میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری کا معمول مبارک بھی یہی تھا کہ وہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ضخیم کتابیں تحریر فرمالیتے فقیر بارہا مرتبہ ان کی معیت میں مدینہ منورہ کی حاضری سے سعادتمند ہوا (اور ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا آمین ثم آمین) تو گھر سے روانہ ہوتے وقت کاغذ کے دستے کئی درجن پنسلیں ضروری خریدی جاتی اور یہاں مدینے شریف میں جو عقیدت مند کا پیاں پیش کرتا اسے دعائیں دیتے مدینہ منورہ میں ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کئی مخطوطات ہمارے لیے عظیم یادگار ہیں جو لائبریری میں محفوظ ہیں۔

آج حضرت دلبر سائیں کا مدینہ منورہ میں تحریری انداز دیکھ کر ماضی کے وہ دن یاد آ گئے جب میرے قبلہ والد گرامی مسجد نبوی شریف کے ستونوں کے ساتھ بیٹھ کر اہل اسلام کے لیے تحریری نایاب خزانہ جمع فرماتے تھے کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ دوران تحریر مطوعوں کی نظر بد لگ جاتی وہ آتے اور لکھے ہوئے سارے کاغذ لے جاتے ایک مرتبہ آپ امام جلال الدین سیوطی کی کتاب البدور السافرہ فی احوال آخرہ کا اردو ترجمہ فرما رہے تھے ایک کرائے کا پاکستانی مطوعہ آیا اس نے ترجمہ

شدہ اوراق اُٹھائے کہنے لگا آپ کیا لکھ رہے ہیں؟ آپ نے امام جلال سیوطی کی کتاب دیکھا کر فرمایا اس کا اردو ترجمہ کر رہا ہوں کہنے لگا معاذ اللہ وہ تو بدعتی تھے آپ نے اس غبی مطوعے کو بڑا سمجھایا مگر وہ ترجمہ شدہ اوراق لیکر چلتا بنا.........

مدینہ شریف میں میرا گھر

یوں تو ہر مؤمن کا حقیقی گھر مدینہ منورہ میں ہے اہل ایمان کے دل کی صدا ہے کہ

آرزو ہے سینے میں گھر بنے مدینے میں

آج کی نشست میں حضرت دلبر سائیں نے عظیم خوشخبری سنائی کہ شارع شہداء پر ہم نے تین کمروں کا مکان لیا ہے جس میں ایک کمرہ آپ کا ہے فقیر نے جب یہ مژدہ جاں فشاء سنا تو پھولا نہ سمایا کہ شکر ہے کہ

مدینے والے کہیں مقامی ہوا ن کے در پہ قیام ایسا

آہ صدآہ

آج شب اتوار ۳ جمادی الاُولیٰ ۱۴۳۵ھ ۲۲ فروری 014ء اس بار حاضری کی آخری رات ہے دل تڑپ رہا ہے۔ رات ایک بجے کے بعد باب مجیدی سے مسجد نبوی شریف میں داخلہ ہوا قدیم حصہ (مسجد) ترکی میں جا کر نماز عشاء ادا کی جبکہ سنن و وتر ریاض الجنۃ میں ادا کرنے نصیب ہوئے سلام عاجزانہ پیش کرنے کے لیے مواجہ شریف حاضری ہوئی۔ بعدہٗ باب جبریل کے اندر مقام تہجد پر درود شریف کا ورد جاری رکھا تین بجے قدمین شریفین میں بیٹھ کر خوب التجائیں کیں مدینہ طیبہ کی جدائی پر آنکھوں نے آنسو بہانے کی ہمت کی شالا کرے کوئی قطرہ بارگاہ محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبولیت پا جائے۔ اتوار ظہر کے بعد ہمیں کمپنی کی بس میں بیٹھا کر مدینے شریف سے روانہ کیا جا رہا ہے اتفاقاً بس نے کئی ہوٹلوں سے سواریاں اُٹھانی تھیں زہے نصیب کہ کئی بار جگمگاتا گنبد خضریٰ نظر آتا رہا آنکھیں برستی رہی دل مچلتا رہا زبان پر یہ شعر جاری کہ

زندگی نے نبھایا ساتھ اگر میرے بدل گئے حالات اگر اے گنبد خضریٰ وعدہ رہا پھر تیری سج دھج دیکھنے آئیں گے

حضرت فخر السادات سلطان سید عبدالواحد شاہ سروری قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (آستانہ عالیہ محلہ میانہ میانوالی) کا سالانہ عرس مبارک 13 تا 15 مارچ 2015ء جمعہ تا اتوار ہوگا۔ ممتاز علماء ومشائخ کرام شرکت فرمائیں گے۔ تقریبات کی صدارت صاحب سجادہ حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی کریں گے۔ ملک بھر سے مریدین' عقیدتمند حضرات شریکِ سعادت ہوں۔

زبان کی حفاظت

از الحاج ملک اللہ بخش کلیار مدینہ منورہ

اللہ رب العزت نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں زبان اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، زبان کو قلوب واذہان کا ترجمان بھی کہتے ہیں زبان کا صحیح استعمال ذریعہ حصول ثواب اور غلط استعمال وعید عذاب ہے، اسی لیے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارک میں "اصلاحِ زبان" کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْلِيَصْمُتْ

(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ، حدیث ۶۰۱۸، الصفحۃ ۱۵۰۹، دار ابن کثیر دمشق بیروت)

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار والضیف ولزوم الخ، حدیث ۷۸، الصفحۃ ۵۱، دار الفکر بیروت)

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے (اسے چاہئے یا تو) وہ بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

یہ اہل ایمان کی صفت ہے کہ ان کی گفتگو بہترین اور پر تاثیر ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ فضولیات سے احتراز کرتے ہیں جیسا کہ فرمان حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيهِ

(الموطا مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی حسن الخلق، الحدیث ۳، الجزء الثانی، الصفحۃ ۴۷، دار احیاء التراث العربی بیروت)

فضول باتوں کو چھوڑ دینا، آدمی کے اسلام کی اچھائی کی دلیل ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب ای الاسلام افضل، حدیث ۱۱، الصفحۃ ۱۳، دار ابن کثیر دمشق بیروت)

جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

زبان کا نشتر (لوہے کے) نیزے سے زیادہ گہرا زخم کرتا ہے اس لیے بہترین مسلمان بننے کے لئے اپنی زبان پر ہمیشہ کنٹرول اور دوسرے مسلمان کی عزت نفس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے (آپ کی دوسری زوجہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بابت) عرض کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے صفیہ کا ایسا ایسا ہونا کافی ہے۔ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ پستہ قد ہیں تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْمُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الغیبة، الحدیث ۴۸۷۵، الصفحة ۸۸۲، مکتبة المعارف الریاض)

تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو وہ اس کا ذائقہ بھی بدل ڈالے۔

زبان کی حفاظت جنت کی ضمانت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

أَكْثَرُ مَايَلِجُ بِهِ الْإِنْسَانُ النَّارَ الْأَجُوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ وَأَكْثَرُ مَايَلِجُ بِهِ الْإِنْسَانُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة رضی الله تعالی عنه، حديث ۹۳۳۴، الجزء الرابع، الصفحة ۴۸۹، دار الكتب العلمية بيروت)

سب سے زیادہ جو چیز انسان کو دوزخ میں لے جائے گی وہ دو جوف ہیں (۱) شرمگاہ (۲) زبان (منہ) اور زیادہ تر جو چیز انسان کو جنت میں لے جائے گی وہ اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنا اور حسن خلق کا برتاؤ کرنا ہے۔

سیدنا سفیان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسی بات بتلائیے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ

تم کہو میرا رب اللہ ہے، پھر اس پر جم جاؤ۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ خطرے والی چیز جس کا آپ کو مجھ سے اندیشہ ہو کیا ہے؟

فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی، پھر فرمایا: یہ (زبان) ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الزهد عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم، باب ماجاء فی حفظ اللسان، حدیث ۲۴۱۰، الصفحة ۵۴۳، مکتبة المعارف الریاض)

زبان کی حفاظت یہ ہے کہ ہر قسم کی لغویات ولہویات، جھوٹ، غیبت، چغل خوری، تہمت، گالم گلوچ، عیب جوئی، طعن وتشنیع، بداَخلاقی وبدزبانی اور حرمتِ مسلم کی پامالی جیسے اَمراضِ خبیثہ سے مکمل اجتناب کیا جائے، اور شرمگاہ کی حفاظت یہ ہے کہ زنا، لواطت اور دیگر فحش اعمال سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

حضرت اَبواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ

(سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی حسن الخلق، حدیث ۴۸۰۰، الجزء الرابع، الصفحة ۲۵۳، المکتبة العصریة بیروت)

میں اس شخص کے لئے جنت کی ایک طرف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جو حقدار ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا چھوڑ دیتا ہے، اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جو مزاح کے طور پر بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دیتا ہے، اور جنت کے اعلیٰ درجہ میں اُس شخص کیلئے ایک گھر کا ضامن ہوں جو اپنے اخلاق کو اَچھا کر لیتا ہے۔

ضمانت کی گارنٹی کسی عام شخصیت کی نہیں، بلکہ اس کائنات کی سب سے عظیم ہستی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہے، جن کو سید ولدِ آدم، رحمۃ اللعالمین، ساقی کوثر اور شافع محشر جیسے اَلقاب سے نوازا گیا ہے، یہ سعادتِ عظمٰی بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ملی ہے کہ سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دَستک آپ دیں گے اور جن کی صداقتِ لسانی کی گواہی خود رب العالمین نے دی ارشاد فرمایا اور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىO (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۳،۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ میرا یہ معمول تھا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے جو کچھ سنتا، وہ لکھ لیتا، بعض صحابہ کرام نے مجھے اس سے منع کیا اور کہنے لگے تم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول لکھ لیا کرتے

ہوحالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انسان ہیں، کبھی غصے میں بھی کوئی بات فرمادیا کرتے ہیں، چنانچہ میں نے لکھنا بند کردیا۔ بعد میں اس کا ذکر بارگاہ رسالت مآب میں کیا، تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

اُكْتُبْ فَوَالَّذِى نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَاخَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ

(المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الأدب، باب من رخص فی کتاب العلم، حدیث ۲۶۸۳۶، الجزء الثامن، الصفحة ۵۷۷، مکتبة الرشد الریاض)

اے عبداللہ! تم میری ہر بات لکھ لیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میری زبان سے کبھی کوئی بات حق کے سوانہیں نکلتی۔

پہلے تولو پھر بولو

دوران گفتگو تدبر و تفکر کو ملحوظ رکھنا چاہئے کیونکہ زبان کی تھوڑی سی بے اعتدالی انسان کو دنیا و آخرت کے آلام و مصائب سے دو چار کرسکتی ہے، جیسا کہ ارشاد عزوجل ہے۔

مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۝ (پارہ ۲۶، سورہ ق، آیت ۱۸)

کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

یعنی انسان کی ہر بات ریکارڈ ہوتی ہے اس آیت پاک میں یہ بتادیا گیا کہ ہر انسان کی کوئی بات کوئی حرکت ایسی نہیں جس پر وہ فرشتے مطلع نہ ہوں۔ انسان سے جو فعل جس وقت صادر ہوتا ہے، ملائکہ اسے فوراً تحریر کرلیتے ہیں۔ روز قیامت جب انسان پرسش اعمال کے لیے بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے گا تو سب معلوم ہونے کے باوجود رب تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس انسان کے دفاتر عمل کو بطور دستاویزی ثبوت پیش کیا جائے۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا : آدمی زبان سے ایک بات کرتا ہے اس کے متعلق غور وفکر نہیں کرتا جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنی دور مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، حدیث ۶۴۷۷، الصفحة ۱۶۱۱، دار ابن کثیر دمشق بیروت)

معلوم ہوا کہ زبان کا غلط استعمال انسان کے اعمال نماز، روزہ، زکوۃ، حج، جہاد وغیرہ کو برباد کرسکتا ہے اور بجائے جنت کے جہنم پہنچا سکتا ہے۔

سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت

سماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ بلاشبہ ہمارا معاملہ تیرے ساتھ وابستہ ہے، اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم، باب ماجاء فی حفظ اللسان، حدیث ۲۴۰۷، الصفحة ۵۴۲، مکتبة المعارف الریاض)

شروع میں زبان درازی، گالی گلوچ، پھر لڑائی جھگڑا ہوتا ہے، جتنی جسمانی مار پڑتی ہے وہ جسم ہی برداشت کرتا ہے زبان تو صرف بات کر کے جلتی پہ تیل والا کام ہی کرتی ہے اسی لئے جسم کے سارے اعضاء زبان کے سامنے منت سماجت کرتے ہیں، یہ واضح ہو گیا ہے کہ زبان کا استعمال صحیح نہ کرنے کی وجہ سے دونوں جہانوں میں خسارے کا سامنا ہے۔ لڑائی جھگڑا اکثر زبان اور ہاتھ سے کیا جاتا ہے۔ ارشاد رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام و ای امورہ افضل، حدیث ۶۸، الصفحة ۴۹، دار الفکر بیروت)

کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ و مامون رہیں۔

مزید ارشاد فرمایا

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي.

(سنن الترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم، باب منہ، حدیث ۲۴۱۱، الصفحة ۵۴۳، مکتبة المعارف الریاض)

اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو اس لئے کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں دل کی سختی ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل (والا آدمی) ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جاننا چاہیے کہ ہر مکلف انسان کے لئے مناسب ہے کہ وہ ہر قسم کی گفتگو سے اپنی زبان کی حفاظت کرے، صرف وہ گفتگو کرے جس میں مصلحت واضح ہو، اور جہاں مصلحت کے اعتبار سے بولنا اور خاموش رہنا برابر ہوں تو پھر خاموش رہنا سنت ہے۔ اس لئے کہ بعض دفعہ جائز گفتگو بھی حرام یا مکروہ تک پہنچا دیتی ہے اور ایسا عام طور پر ہوتا ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں۔ اسی طرح جھوٹ کا تعلق بھی زبان سے ہے اور اخلاق کا زیادہ تعلق بھی زبان سے ہوتا

ہے، لہٰذا زبان کی حفاظت سے انسان حدیث پاک پر بخوبی عمل کر کے ضمانتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مستحق ٹھہر سکتا ہے۔

بقول شاعر مشرق علامہ محمد اقبال

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی　　　　یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

دعا ہے کہ رب العزت ہمیں تعلیماتِ نبویہ پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین بجاہ نبی الکریم الامین

سالانہ عظیم الشان اجتماع ''گیارویں شریف'' درگاہ حضرت قبلہ سید پیر عاشق علی شاہ قادری جیلانی دبھ سوہو خیر پور میرس سندھ مورخہ 22 مارچ اتوار جس میں ملک بھر سے قافلے شریک ہو کر اپنی عقیدتوں کا اظہار کریں گے۔ (ادارہ)

مکین گنبد خضری ملین کانفرنس مینار پاکستان لاہور

22 مارچ 2015 بروز اتوار ناموسِ مصطفیٰ اور گنبدِ خضریٰ کے متوالوں اہل سنت و جماعت کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں آپ کا اپنے احباب سمیت رونق افروز ہونا چارلی ہیڈو کے گستاخوں اور ان کی حمایت میں کیے گئے پیرس ملین مارچ کو دبانے اور پاکستان سے دہشت گردی کی آگ بجھانے میں معاون ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس لمحۂ امتحان میں ہمیں سرخرو ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظامُ الاوقات)

نشست اول 8 بجے تا 10 بجے۔ تلاوت، نعت، خطابات قائدین

10 بجے تا 12:30 بجے۔ خطاباتِ علماء و مشائخ و قائدین تنظیماتِ اہلسنت

نشست دوم 1 بجے تا نمازِ عصر: تحقیقی مقالہ و اعلامیہ کنز العلماء مفکر اسلام

ڈاکٹر علامہ محمد اشرف آصف جلالی دامت برکاتہم العالیہ

تحفظ ناموس رسالت کے لیے ایسے جرنیل کی ضرورت ہے؟

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ریجنالڈ (ارناط) ملعون کو سامنے کھڑا کیا اور ہاتھ میں تلوار پکڑ کر صرف اتنا کہا یہ ہے تجھے قتل کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور اس ملعون کا سر تن سے جدا کر کے قدموں کی ٹھوکر سے گھسیٹتے ہوئے خیمے میں بیٹھے صلیبی بادشاہ کے سامنے ڈال دیا۔

یہ واقعہ ۵۸۳ھ بمطابق 1187 عیسوی میں وقوع پذیر ہوا اور اس کا محرک تقریباً دس سال پہلے کا ایک سانحہ بنا۔ ہوا کچھ یوں کہ مسلمانوں کا ایک قافلہ جو حجاج کرام پر مشتمل تھا اور بعض مورخین کے مطابق اس میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ محترمہ بھی موجود تھیں۔ اس قافلے کو ریجنالڈ ملعون جو ایک صلیبی سپہ سالار تھا کی فوج نے لوٹ لیا مگر اس نے صرف لوٹ مار پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ ایک مکروہ استہزا اور گستاخی کا مظاہرہ کیا اور بدترین ہرزہ سرائی کرتے ہوئے قافلہ والوں سے کہنے لگا تم بڑا کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری مدد فرماتے ہیں اب ذرا اپنے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پکارو اور ان سے کہو کہ وہ تمہیں میری قید سے چھڑائیں اور میرے شر سے بچالیں۔ جب یہ بات سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک پہنچی تو انہیں شدید غصہ آیا اور فرمایا ''اللہ کی قسم! اگر مجھے اللہ نے فتح دی تو میں خود اپنے ہاتھوں سے اس ملعون گستاخ کو قتل کروں گا'' قریباً دس سال بعد وہ موقع آ ہی گیا حطین (Hattin) کی جنگ میں صلیبیوں کو عبرت ناک شکست ہوئی۔ ریجنالڈ ملعون اور بادشاہ گائے آف لیوزیگنن سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ آئے۔ اب ذرا مقتل میں ریجنالڈ کی منظر کشی دیکھیں جو ایک مورخ امداد الدین الاصفہانی نے چشم دید گواہ کے طور پر کی ہے اور دیکھیں کیسے ہوتے ہیں جرنیل! صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ نے بادشاہ (Guy of Lisignan) اور ریجنالڈ (Reynald de Chatallion) کو بٹھایا اور ریجنالڈ کو اس کی وعدہ خلافیوں اور جھوٹی قسموں کے بارے میں یاد دلایا۔ سلطان نے اس سے کہا تم نے کئی مرتبہ حلف اٹھایا مگر ہر مرتبہ اس سے اعراض کیا، تم نے کئی مرتبہ عہد کیا مگر تم اس سے پھر گئے۔ ریجنالڈ نے ترجمان کے ذریعے جواب دیا بادشاہ ایسے ہی کرتے ہیں میں نے کچھ نیا نہیں کیا۔ اس دوران بادشاہ کو شدید پیاس ستا رہی تھی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ٹھنڈا پانی منگوایا اور بادشاہ کو پیش کیا بادشاہ بری طرح پیاس سے کانپ رہا تھا اس نے پانی پیا اور باقی ریجنالڈ کو دے دیا جس نے اس بقیہ پانی سے اپنی پیاس بجھائی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بہت غصہ آیا اور انہوں نے بادشاہ سے کہا تم نے پانی اسے دینے سے پہلے مجھ سے اجازت نہیں لی اب میں اسے معاف کرنے کا مجاز نہیں یہ کہہ کر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسکرائے اور باہر چلے گئے۔ دونوں قیدی سخت

ڈرے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ آئے اور ریجنالڈ کو باہر طلب کیا۔ ریجنالڈ کو سامنے کھڑا کر کے ''یہ ہے تجھے قتل کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد'' کا نعرہ لگاتے ہوئے اس کی گردن اور کندھوں کے درمیان تلوار کا وار کر کے غازی ناموس رسالت ہونے کا ثبوت دیا۔ دس سال صرف اسی جدوجہد میں گزر گئے کہ کب میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ مجھے ملے اور میں اسے قتل کر دوں۔ جب سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے قتل کر کے گھسیٹتے ہوئے بادشاہ کے قدموں میں ڈالا تو وہ کانپنے لگا۔ جب سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے دیکھا تو اس سے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ بادشاہ بادشاہ کو قتل نہیں کرتا؟ مگر اس شخص نے تمام حدود پھلانگ لی تھیں اس لیے میں نے اس کے ساتھ یہ سلوک کیا۔

ریجنالڈ فرانس سے تعلق رکھتا تھا اور گستاخ بھی تھا مگر اس وقت جرنیل سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا تھا۔

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب ''تیرے دشمن سے کیا رشتہ ہمارا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' سے اکتساب

لمحہ فکریہ؟؟؟؟؟ اب گستاخی پھر فرانس سے ہی ہوئی ہے مگر کوئی جرنیل اسلام سامنے نہیں آیا۔ کاش کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی کا پیروکار اٹھے اور دنیا کو دکھا دے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان پر مر مٹنے والے ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اسلامی ملکوں کے حکمرانوں سے تو ہمیں کوئی امید نہیں رہی اب اس کام کی امید کسی جری بہادر سپہ سالار سے ہے اگر وہ کچھ ایسا کر سکے تو پھر ہم بھی کہہ سکیں گے کہ ہاں ایسے ہوتے ہیں غیرت جرنیل.........

سعودی عرب کے بانی کے متعلق دلچسپ معلومات

ریاض: سعودی عرب کے بانی عبدالعزیز بن سعود کی 22 بیویاں تھیں، ان میں سے 17 بیویوں کے ہاں 45 بیٹے پیدا ہوئے، اب السعود کے شاہی خاندان کے شہزادوں کی تعداد 7 ہزار سے بھی زائد ہو چکی ہے۔

عبدالعزیز بن سعود نے 1932ء میں آج کے سعودی عرب کی بنیاد رکھتے ہوئے خود کو بادشاہ قرار دیا۔ آل سعود ہی نے تیل کی دولت سے مالا مال اس خلیجی ملک کو سعودی عرب کا نام دیا۔ سعودی عرب کے حکمران خاندان کے شہزادوں اور شہزادیوں کے پاس دولت کی کمی نہیں۔ وفات پا جانے والے شاہ عبداللہ کا تعلق بھی السعود خاندان سے تھا۔ السعود خاندان کا تعلق 18 ویں صدی میں جزیرہ نما عرب کے ایک مقامی شیخ سعود بن محمد سے ملتا ہے۔

سعودی عرب دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس کا نام دو صدیاں پہلے پیدا ہونے والے مقامی حکمران پر رکھا گیا ہے۔ شیخ سعود کے بیٹے محمد نے 1744ء میں مذہبی عالم محمد بن عبدالوہاب سے اتحاد کر لیا۔ محمد بن عبدالوہاب ہی نے خالص اسلام کی واپسی کا نعرہ لگایا۔ بعد ازاں سعود بن محمد کی نسل کو 1818ء میں عثمانی افواج (ترکی) کے ہاتھوں شکست ہوئی لیکن اس کے 6 برس بعد ہی سعود خاندان نے صحرائی طاقت کے مرکز ریاض پر دوبارہ کنٹرول حاصل کر لیا۔ 1902ء میں عبدالعزیز بن سعود نے ریاض سے اپنے حریف راشدی قبیلے کو بے دخل کرتے ہوئے اپنی طاقت کو مزید مستحکم بنا لیا۔

اس کے بعد عبدالعزیز نے مختلف قبیلوں سے لڑائی جاری رکھی اور انہیں شکست دیتے ہوئے بہت سے علاقوں کو متحد کر دیا۔ یہ سلسلہ جاری رہا اور 1913ء میں خلیجی ساحل کا کنٹرول حاصل کر لیا۔ دوسری جانب 1918ء میں سلطنت عثمانیہ کو سعودی عرب میں شکست ہوئی اور سلطنت عثمانیہ کے خلاف لڑنے والے حسین بن علی آخری شریفِ مکہ قرار پائے۔ شریفِ مکہ کا منصب فاطمینِ مصر کے دور میں 967ء میں قائم کیا گیا تھا۔ شریف مکہ کا منصب رکھنے والی شخصیت کی بنیادی ذمہ داری مکہ اور مدینہ میں عازمین حج و عمرہ کا انتظام و انصرام ہوتا تھا۔ حسین بن علی کے شریف مکہ بننے کے بعد 1924ء میں عبدالعزیز بن سعود نے اپنے حملے تیز کر دیئے اور آخر کار 1925ء حسین بن علی کو بھی اقتدار سے بے دخل کر دیا۔ عبدالعزیز بن سعود نے 1932ء میں آج کے سعودی عرب کی بنیاد رکھتے ہوئے خود کو بادشاہ قرار دیا۔ اس کے بعد عبدالعزیز بن سعود کی طاقت میں اس طرح بھی اضافہ ہوا کہ انہوں نے بہت سے قبائلی سرداروں کی بیٹیوں سے شادیاں کیں۔

آج اس شاہی خاندان کے مجموعی افراد کی تعداد تقریباً پچیس ہزار جبکہ اثر و رسوخ رکھنے والے شہزادوں کی تعداد تقریباً دو سو بنتی ہے۔ اس قدامت پسند ریاست میں تیل کی پیداوار کا آغاز 1938ء میں ہوا، جس کے بعد سعودی عرب کا شمار دنیا کے

امیر ترین ملکوں میں ہونے لگا۔عبدالعزیز بن سعود کے بیٹوں کی مجموعی تعداد پینتالیس بنتی ہے۔ 9 نومبر 1953ء میں سعودی ریاست کے بانی عبدالعزیز کا انتقال ہوا اور اس کے بعد سعود کو ان کا جانشین مقرر کیا گیا۔ دو نومبر 1964ء کو شاہ سعود کرپشن اور نااہلی کے الزامات کے تحت معزول کر دیا گیا اور ان کے سوتیلے بھائی شاہ فیصل نے اقتدار سنبھالا۔ شاہ سعود کی وفات 1969ء کو جلاوطنی میں ہوئی۔ جدید سعودی عرب کے معمار کا خطاب حاصل کرنے والے شاہ فیصل کو مارچ 1975ء میں ان کے ایک بھتیجے نے قتل کر دیا۔ اس وقت کہا گیا تھا کہ قاتل کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا۔

اسلام آباد میں واقع فیصل مسجد اور پنجاب کے شہر فیصل آباد کا نام سعودی شاہ فیصل کے نام پر ہی رکھا گیا۔ اس کے بعد سعودی عرب کی حکمرانی شاہ فیصل کے سوتیلے بھائی شاہ خالد کے حصے میں آئی اور وہ 1982ء میں اپنی وفات تک حکمران رہے۔ اس کے بعد شاہ فہد حکمران بنے اور انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنی عمر سے دو سال چھوٹے شاہ عبداللہ کو ولی عہد مقرر کر دیا تھا۔ 1995ء میں شاہ فہد پر فالج کا حملہ ہوا، جس کے بعد عملی طور پر زیادہ تر فرائض شاہ عبداللہ ہی سرانجام دیتے رہے۔ 2005ء میں شاہ فہد انتقال کر گئے اور ان کی جگہ شاہ عبداللہ نے لی۔ جمعہ کو انتقال کرنے والے شاہ عبداللہ کی جگہ اُن کے سوتیلے بھائی سلمان بن عبدالعزیز نے لے لی ہے۔ (ایکسپریس خصوصی رپورٹ ہفتہ 24 جنوری 2015)

کامیاب شوہر بننے کے لیے 10 تجاویز

1۔ شریکِ حیات کے لیے زیبائش اِختیار کیجیے۔

اپنی شریکِ حیات کے لیے خوبصورت لباس زیبِ تن کیجیے، خُوشبو لگائیے۔ آپ آخری بار اپنی بیوی کے لیے کب بنے سنورے تھے؟

جیسے مرد چاہتے ہیں کہ اُن کی بیویاں اُن کے لیے زیبائش اِختیار کریں، اسی طرح خواتین بھی یہ خواہش رکھتی ہیں کہ اُن کے شوہر بھی اُن کے لیے زیبائش اختیار کریں۔ یاد رکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گھر لوٹتے وقت مسواک استعمال کرتے اور ہمیشہ اچھی خوشبو پسند فرماتے۔

2۔ شریکِ حیات کے لیے خوبصورت نام کا چناؤ۔

اپنی شریکِ حیات کے لیے خوبصورت نام کا اِستعمال کیجیے۔

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو ایسے ناموں سے پکارتے جو اُنھیں بے حد پسند تھے۔ اپنی شریکِ حیات کو محبوب ترین نام سے پُکاریئے، اور ایسے ناموں سے اجتناب کیجیے جن سے اُن کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔

3۔ خوبیوں کی قدر کیجیے۔

اپنی شریکِ حیات سے مکھی جیسا برتاؤ مت کیجیے۔ اپنی روزمرہ زندگی میں ہم مکھی کے بارے میں سوچتے بھی نہیں، یہاں تک کہ وہ ہمیں تنگ کرے۔ اسی طرح بعض اوقات عورت تمام دن اچھا کام کر کے بھی شوہر کی توجہ حاصل نہیں کر پاتی، یہاں تک کہ اُس کی کوئی غلطی شوہر کا دھیان کھینچ لیتی ہے۔ ایسا برتاؤ مت کیجیے، یہ غلط ہے۔ اُس کی خوبیوں کی قدر کیجیے اور انہی خوبیوں پر توجہ مرکوز کیجیے۔

4۔ غلطیوں سے صرفِ نظر کیجیے۔

اگر آپ اپنی شریکِ حیات سے کوئی غلطی سرزد ہوتے دیکھیں تو درگزر کیجیے۔ یہی طریقہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنایا کہ جب آپ نے ازواجِ مطہرات سے کچھ غیر موزوں ہوتے دیکھا تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس اسلوب میں بہت کم مسلمان مرد ہی مہارت رکھتے ہیں۔

5۔ شریکِ حیات کو دیکھ کر مسکرایئے۔

جب بھی اپنی شریکِ حیات کو دیکھیں تو دیکھ کر مسکرا دیجیے اور اکثر گلے لگایئے۔ مُسکرانا صدقہ ہے اور آپ کی شریکِ حیات

اُمتِ مسلمہ سے الگ نہیں ہے۔ تصور کیجیے کہ آپ کی شریکِ حیات آپ کو ہمیشہ مسکراتے ہوئے دیکھے تو آپ کی زندگی کیسی گزرے گی۔ اُن احادیث کو یاد کیجیے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے جانے سے پہلے اپنی زوجہ کو بوسہ دیتے جبکہ آپ روزہ کی حالت میں ہوتے۔

6۔شکریہ ادا کیجیے:

وہ تمام کام جو آپ کی شریکِ حیات آپ کے لیے کرتی ہیں، اُن سب کے لیے اُن کا شکریہ ادا کیجیے۔ بار بار شکریہ ادا کیجیے، مثال کے طور پر گھر پر رات کا کھانا۔ وہ آپ کے لیے کھانا بناتی ہے، گھر صاف کرتی ہے اور درجنوں دوسرے کام۔ اور بعض اوقات واحد ''تعریف'' جس کی وہ مستحق قرار پاتی ہے وہ یہ کہ ''آج سالن میں نمک کم تھا'' خدارا ! ایسا مت کیجیے۔ اُس کے احسان مند رہیے۔

7۔شریکِ حیات کو خوش رکھیے:

اپنی شریکِ حیات سے کہیے کہ وہ ایسی 10 باتوں سے متعلق آگاہ کرے جو آپ نے اُس کے لیے کیں اور وہ چیزیں اُس کی خوشی کا باعث بنیں۔ پھر آپ ان چیزوں کو اپنی شریکِ حیات کے لیے دہرائیے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ جاننا مشکل ہو کہ کیا چیز اسے خُوشی دے سکتی ہے۔ آپ اس بارے میں خود سے قیاس مت کیجیے، براہِ راست اپنی شریکِ حیات سے معلوم کیجیے اور ایسے لمحوں کو اپنی زندگی میں بار بار دھراتے رہیے۔

8۔آرام کا خیال رکھیے۔

اپنی شریکِ حیات کی خواہشات کو کم مت جانیے۔ اسے آرام پہنچایئے۔ بعض اوقات شوہر اپنی بیویوں کی خواہشات کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایسا مت کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس واقعے میں ہمارے لیے مثال قائم فرمائی کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) رو رہی تھیں، انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ آپ نے انھیں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار کروادیا تھا۔ آپ نے ان کے آنسو پونچھے، ان کو تسلی دی اور انہیں (نیا) اونٹ لا کر دیا۔

9۔مزاح کیجیے۔

اپنی شریکِ حیات سے مزاح کیجیے اور اس کا دل بہلایئے۔ دیکھئے کہ کیسے اللہ کے محبوب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے ساتھ صحرا میں دوڑ لگاتے تھے۔

آپ نے اس طرح کی کوئی بات اپنی بیوی کے ساتھ آخری مرتبہ کب کی؟؟

10-بہتر بننے کی کوشش کیجیے۔

ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ یادرکھیے تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر برتاؤ کرنے والا ہے اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں سے بہترین پیش آنے والا ہوں۔

ہم آپ کی ازواجی زندگی کی خوشگواری کے لیے دعا گو ہیں۔